اسلامی اصولوں کے اطلاق کی عصری اہمیت: تحقیقی و تجزیاتی مطالعہ

The Contemporary Importance of Applying Islamic Principles: An Analytical Review

Dr. Nadeem Abbas Ashraf [1]

Dr. Kaleemullah bin Jamil [2]

Abstract:

In the contemporary global context, where societies are increasingly influenced by secular ideologies, materialism and rapid scientific advancements, the application of Islamic principles has become more necessary than ever. Islam offers a comprehensive framework that encompasses spiritual, moral, social, economic and political dimensions of human life. The Qur'an emphasizes divine sovereignty highlighting that ultimate authority rests with God, while the Prophetic teachings reinforce justice, equality and the sanctity of life. Despite the universality and timelessness of Islamic principles, their practical implementation in modern societies faces multiple challenges. Among these are the dominance of secular legal systems, global economic structures based on usury, cultural pressures stemming from Westernization and intellectual stagnation in the realm of *ijtihād*. These factors not only obstruct the integration of Islamic frameworks but also weaken the identity of Muslim communities. Nevertheless, opportunities exist to revive Islamic applications through innovative approaches such as Islamic finance, rights-based discourses rooted in the *Sharīʿah* and the use of modern technology in education and governance. This article critically examines the necessity of applying Islamic principles in the present era, analyzes the challenges encountered in this process and explores practical dimensions for their realization. It argues that by reopening the doors of *ijtihād*, fostering intellectual engagement and integrating modern tools within the framework of *Sharīʿah*, Islamic principles can effectively address contemporary human dilemmas and contribute to a just, balanced, and ethical global order.

Keywords: *Islamic principles, modern challenges, ijtihād, application, secularism*

۱۔ تمہید:

اسلام ایک ایسا ہمہ گیر اور کامل ضابطۂ حیات ہے جو انسانی زندگی کے ہر پہلو کی رہنمائی کرتا ہے۔ قرآن وسنت کی روشنی میں وضع کردہ

[1]. Assistant Professor, Govt. Graduate College, Sahiwal-Pakistan na.ashraf68@gmail.com 03057354300

[2]. Visiting Lecturer, Department of Arabic, The Islamia University of Bahawalpur-Pakistan

drkaleem119@gmail.com 03028585119

اسلامی اصول فرد اور معاشرہ دونوں کی فلاح و بہبود کے ضامن ہیں۔ یہ اصول محض اعتقادی یا نظریاتی بنیادوں تک محدود نہیں بلکہ عملی زندگی میں ان کا اطلاق ایک ایسے متوازن اور عادلانہ نظام کی تشکیل کرتا ہے جس میں انسان اپنی انفرادی و اجتماعی ضروریات کی تکمیل کر سکتا ہے۔ اسلام کی یہی جامعیت اسے محض ایک مذہبی نظام کے بجائے ایک مکمل تہذیبی و تمدنی نظام بناتی ہے۔

عصر حاضر میں دنیا ایک نئے فکری و سماجی بحران سے گزر رہی ہے۔ سائنسی ترقی نے جہاں انسان کے مادی وسائل میں اضافہ کیا ہے، وہیں روحانی خلا اور اخلاقی زوال بھی بڑھ گیا ہے۔ جدید معاشرے میں سیکولرزم، مادیت پرستی اور لذت پسندی کے اثرات نمایاں ہیں جنہوں نے انسانی قدروں کو شدید نقصان پہنچایا ہے۔ ایسے حالات میں اسلامی اصولوں کی اہمیت مزید دوچند ہو جاتی ہے کیونکہ یہ اصول انسان کو اللہ تعالیٰ کے ساتھ تعلق مضبوط کرنے کے ساتھ ساتھ ایک منصفانہ، شفاف اور پرامن معاشرے کی بنیاد فراہم کرتے ہیں۔

مزید برآں، عصر حاضر کے چیلنجز محض فکری نہیں بلکہ قانونی، معاشی اور سیاسی نوعیت کے بھی ہیں۔ مسلم معاشرے بین الاقوامی قوانین، سودی مالیاتی نظام، میڈیا کے اثرات اور تہذیبی دباؤ کا سامنا کر رہے ہیں۔ یہ سب عوامل اسلامی اصولوں کے اطلاق کو مشکل بناتے ہیں۔ تاہم تاریخ اس بات کی گواہ ہے کہ جب بھی امت مسلمہ نے ان اصولوں کو اختیار کیا ہے، وہ ترقی، امن اور عدل کی مثال بنی ہے۔

اس مقالے میں انہی پہلوؤں کو سامنے رکھتے ہوئے اسلامی اصولوں کے اطلاق کی موجودہ ضرورت اور ان کے عملی نفاذ میں درپیش چیلنجز کا تحقیقی و تنقیدی جائزہ پیش کیا جائے گا۔ مقصد یہ ہے کہ یہ واضح کیا جاسکے کہ اسلامی اصول آج بھی انسانیت کے لیے نجات کا پیغام رکھتے ہیں اور ان کے اطلاق سے ایک ایسا نظام وجود میں آسکتا ہے جو نہ صرف مسلم معاشروں بلکہ عالمی سطح پر بھی عدل، امن اور ترقی کا ضامن ہو۔

۲۔ اسلامی اصولوں کے اطلاق کی ضرورت

اسلامی اصولوں کا بنیادی مقصد انسانی زندگی کو عدل، توازن اور اخلاقی اقدار پر استوار کرنا ہے۔ اسلام ایک ایسا نظام پیش کرتا ہے جو صرف عبادات تک محدود نہیں بلکہ معاشرتی، معاشی، سیاسی اور قانونی تمام پہلوؤں کو محیط ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

"إِنِ الْحُكْمُ إِلَّا لِلَّهِ۔"[3]

"حاکمیت صرف اللہ کے لیے ہے۔"

اس آیت سے واضح ہوتا ہے کہ انسانی معاشرے کا حقیقی ضابطہ و قانون وہی ہو سکتا ہے جو اللہ تعالیٰ کی ہدایت کے مطابق ہو۔

---

[3] یوسف، ۱۲: ۴۰۔

Qurʾān, Yūsuf, 12: 40.

رسول اکرم ﷺ نے خطبہ حجۃ الوداع میں انسانی جان، مال اور عزت کی حرمت کو ہمیشہ کے لیے مقدس قرار دیا اور فرمایا:

"يَاأَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ دِمَاءَكُمْ وَ اَمْوَالَكُمْ وَ اَعْرَاضَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ۔" [4]

" اے لوگو، بیشک تمہارا خون، تمہاری جائیدادیں اور تمہاری عزتیں تمہارے لیے مقدس ہیں۔ "

یہ اعلان دراصل اسلامی اصولوں کے اطلاق کا عملی نمونہ تھا جس کی بنیاد عدل، مساوات اور انسانی حقوق کے تحفظ پر ہے۔

اسلامی اصولوں کی ضرورت اس لیے بھی ناگزیر ہے کہ عصر حاضر میں معاشرتی بے انصافی، معاشی استحصال اور اخلاقی زوال نے انسانی معاشروں کو غیر متوازن کر دیا ہے۔ سودی نظامِ معیشت نے معاشی ناہمواری کو بڑھایا ہے جبکہ سیکولر قانونی ڈھانچوں نے عدل وانصاف کے بجائے طاقت اور مفادات کو ترجیح دی ہے۔ ان حالات میں اسلامی اصول ہی وہ راستہ فراہم کرتے ہیں جو انسان کو معاشی عدل، سماجی مساوات اور روحانی سکون عطا کرتے ہیں۔ مزید برآں، اسلامی اصول ایک ہمہ گیر اخلاقی فریم ورک مہیا کرتے ہیں جس میں انفرادی واجتماعی زندگی کی ہر جہت شامل ہے۔ مثلاً قرآن مجید میں معاشی اصول کے بارے میں ارشاد ہے:

"وَأَقِيمُوا الْوَزْنَ بِالْقِسْطِ وَلَا تُخْسِرُوا الْمِيزَانَ۔"[5]

یعنی انصاف کے ساتھ پیمانہ قائم کرو اور توازن کو نہ بگاڑو۔

یہ آیت اس حقیقت کو اجاگر کرتی ہے کہ اسلام کا نظام محض روحانیت تک محدود نہیں بلکہ عملی زندگی میں عدل کے قیام کا ضامن ہے۔ اسلامی اصولوں کی اہمیت اس لیے بھی بڑھ جاتی ہے کہ یہ صرف ماضی کے لیے نہیں بلکہ ہر زمانے اور ہر معاشرے کے لیے قابلِ اطلاق ہیں۔ ڈاکٹر فضل الرحمٰن کے مطابق:

"اسلامی تعلیمات کی ابدیت کا مطلب یہی ہے کہ ان کے اصول ہر دور کے تقاضوں کو پورا کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں، بشرطیکہ ان کا اجتہادی اطلاق کیا جائے۔"[6]

اسی طرح علامہ اقبال نے اپنے خطبات میں کہا:

"اسلام ایک زندہ قوت ہے جو انسانی فکر کو مسلسل ارتقا کی جانب لے جاتی ہے۔"[7]

---

[4]۔ بخاری، محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح، کتاب الحج، باب خطبۃ ایام منیٰ، بیروت: دار ابن کثیر، ۱۹۸۷ء، ۲/ ۵۸۵۔

Muḥammad b. Ismāʿīl al-Bukhārī, *al-Jāmiʿ al-Ṣaḥīḥ*, Kitāb al-Ḥajj, Bāb Khuṭbat Ayyām Minā (Beirut: Dār Ibn Kathīr, 1987), 2:585.

[5]۔ الرحمٰن، ۵۵: ۹۔

Qurʾān, al-Raḥmān,55: 9.

[6]۔ فضل الرحمٰن، اسلام اور جدیدیت: مذہب، سیاست اور تعلیم، لاہور: سنگ میل پبلیکیشنز، ۲۰۰۲ء، ص ۴۷۔

Fazlur Raḥmān, *Islām aur Jadīdiyat: Mazhab, Siyasat aur Taʿlīm* (Lahore: Sang-e-Meel Publications, 2002), p.47.

[7]۔ محمد اقبال، تشکیل جدید الٰہیات اسلامیہ، لاہور: اقبال اکیڈمی پاکستان، ۱۹۸۹ء، ص ۱۱۵۔

Muḥammad Iqbāl, *Tashkīl-i Jadīd-i ʿIlm al-Kalām al-Islāmīyah* (Lahore: Iqbal Academy, 1989), p.115.

لہٰذا عصر حاضر میں اسلامی اصولوں کے اطلاق کی ضرورت اس لیے ہے کہ وہ انسانیت کو مادیت کے غلبے سے نجات دلا کر ایک متوازن، عادلانہ اور اخلاقی معاشرہ تشکیل دینے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔

۳۔ عصر حاضر میں درپیش چیلنجز

اسلامی اصولوں کے نفاذ کی ضرورت پر کسی کو شبہ نہیں، لیکن عصرِ حاضر میں مختلف فکری، قانونی، تہذیبی اور سیاسی رکاوٹیں اس عمل کو نہایت مشکل بنا دیتی ہیں۔ ان چیلنجز کو درج ذیل پہلوؤں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے:

الف۔ سیکولرزم اور مذہب کو نجی زندگی تک محدود کرنے کا رجحان:

مغربی تہذیب کا سب سے بڑا اثر یہ ہے کہ اس نے مذہب کو اجتماعی زندگی سے نکال کر محض انفرادی ضمیر تک محدود کر دیا۔ اس فکر کے نتیجے میں قانون، سیاست، تعلیم اور معیشت مذہب سے علیحدہ کر دیے گئے۔ جبکہ اسلام ان تمام شعبہ جات میں اللہ کی حاکمیت کو تسلیم کرتا ہے۔ یہی فکری تصادم اسلامی اصولوں کے اطلاق کی راہ میں ایک بنیادی رکاوٹ ہے۔

ب۔ سودی مالیاتی نظام اور عالمی معیشت:

آج کی دنیا کا معاشی ڈھانچہ سود پر مبنی ہے، جو اسلامی شریعت کی صریح مخالفت کرتا ہے۔ قرآن میں اللہ تعالیٰ نے سود کو "اللہ اور اس کے رسول سے اعلانِ جنگ" قرار دیا ہے۔[8] تاہم عالمی بینکاری نظام اس قدر جڑ پکڑ چکا ہے کہ مسلم ممالک کے لیے متبادل اسلامی مالیاتی نظام نافذ کرنا ایک نہایت دشوار عمل بن گیا ہے۔

ج۔ قانونی اور سیاسی دباؤ:

اقوام متحدہ اور عالمی اداروں نے مختلف کنونشنز اور قوانین نافذ کیے ہیں جو کئی معاملات میں اسلامی شریعت سے ہم آہنگ نہیں ہیں۔ خصوصاً خاندانی قوانین، خواتین کے بعض حقوق، اور انسانی حقوق کے مغربی بیانیے اکثر اسلامی نقطۂ نظر سے متصادم ہوتے ہیں۔[9]

د۔ اجتہاد میں جمود:

اسلامی اصولوں کے عملی نفاذ کے لیے اجتہاد ناگزیر ہے مگر مسلم دنیا میں اجتہاد کے دروازے کو تقریباً بند سمجھا جاتا ہے۔ اس کے باعث سائنس، ٹیکنالوجی، بائیو ایتھکس اور دیگر جدید مسائل پر اسلامی نقطۂ نظر کو پیش کرنے میں مشکلات سامنے آ رہی ہیں۔[10]

---

[8] البقرۃ ۲: ۲۷۹۔

Qurʾān, al-Baqarah, 2: 279.

[9]۔ محمد طاہر منصوری، اسلامی قانون اور بین الاقوامی قوانین، اسلام آباد: ادارہ معارف اسلامی، ۲۰۱۵ء، ص ۸۸۔

Muḥammad Ṭāhir Manṣūrī, *Islāmī Qānūn aur Bain al-Aqwāmī Qawānīn* (Islamabad: Idārah Maʿārif Islāmī, 2015), p.88.

[10]۔ علامہ اقبال، تشکیل جدید الٰہیات اسلامیہ، ص ۱۱۲۔

Allāmah Iqbāl, *Tashkīl-i Jadīd-i ʿIlm al-Kalām al-Islāmīyah*, p.112.

ر۔ تہذیبی دباؤ اور میڈیا کا کردار:

میڈیا اور پاپولر کلچر مغربی اقدار کو فروغ دے رہے ہیں، جس کے نتیجے میں مسلم نوجوان اپنی اسلامی اور تہذیبی شناخت سے دور ہوتے جارہے ہیں۔اس عمل نے فکری انتشار پیدا کیا ہے اور اسلامی اصولوں کے عملی نفاذ کو مشکل بنادیا ہے۔

س۔ علمی و تعلیمی انحطاط

اسلامی اصولوں کے اطلاق کے لیے ایک مضبوط علمی و فکری بنیاد درکار ہے۔بدقسمتی سے مسلم معاشروں میں معیاری تحقیق، علمی اداروں کی خود مختاری اور نصاب کی ہمہ گیریت کا فقدان ہے، جس کے نتیجے میں نئی نسل اسلامی فکر کو عصری تقاضوں کے ساتھ ہم آہنگ کرنے سے قاصر ہے۔

۴۔اطلاقی امکانات

اسلامی اصولوں کے نفاذ میں اگرچہ متعدد رکاوٹیں موجود ہیں،تاہم عصرِ حاضر کے تقاضوں کے مطابق ان اصولوں کو مختلف شعبہ ہائے زندگی میں نافذ کرنے کے روشن امکانات بھی پائے جاتے ہیں۔ان امکانات کا مختصر جائزہ درج ذیل ہے:

الف۔اسلامی مالیاتی نظام کی پیش رفت:

اسلامی مالیات کے ادارے آج دنیا بھر میں قائم ہو چکے ہیں اور غیر مسلم معاشرے بھی اس کے عملی ماڈلز کو قبول کر رہے ہیں۔سود سے پاک بینکاری نے یہ ثابت کیا ہے کہ متبادل معاشی ڈھانچہ ممکن ہے، جو عدل و انصاف پر مبنی ہو۔

ب۔ تعلیم میں اسلامی اصولوں کا انضمام

عصر حاضر میں تعلیم ہی وہ بنیادی ذریعہ ہے جس کے ذریعے نئی نسل کی فکری و اخلاقی تشکیل کی جاسکتی ہے۔اگر نصاب میں اسلامی اخلاقیات اور سیرت النبی ﷺ کی روشنی میں رہنمائی شامل کی جائے تو یہ طلبہ کو نہ صرف سائنسی و فکری ترقی سے آراستہ کرے گا بلکہ ان میں اخلاقی شعور بھی پیدا کرے گا۔

ج۔اجتہاد اور جدید مسائل کا حل:

مسلم دنیا کو ایسے علمی اداروں کی ضرورت ہے جہاں علماء اور ماہرینِ سائنس باہمی مشاورت سے جدید مسائل (جیسے بایو ٹیکنالوجی، مصنوعی ذہانت، ماحولیاتی بحران وغیرہ) پر اسلامی نقطہ نظر مرتب کریں۔اجتہاد کے احیاء کے ذریعے اسلامی اصولوں کی عصری معنویت کو اجاگر کیا جاسکتا ہے۔

د۔ ٹیکنالوجی کا استعمال:

ڈیجیٹل پلیٹ فارمز، آن لائن تعلیم اور اسلامی فقہی ڈیٹا بیس کے قیام کے ذریعے اسلامی اصولوں کو زیادہ مؤثر انداز میں عوام تک پہنچایا جاسکتا ہے۔عصر حاضر کی سوشل میڈیا طاقت اسلامی فکر کے ابلاغ اور تربیت کے لیے ایک قیمتی ذریعہ بن سکتی ہے۔

ر۔عالمی سطح پر مکالمہ اور تعاون:

اسلامی اصولوں کو صرف مسلم معاشروں تک محدود رکھنے کے بجائے انہیں عالمی سطح پر پیش کرنے کی ضرورت ہے۔انسانی حقوق، عدل، ماحولیاتی تحفظ اور معاشرتی مساوات کے حوالے سے اسلام کے پیغام کو مکالمے کے ذریعے دنیا کے سامنے رکھا جائے تو عالمی سطح پر اس کے اثرات نمایاں ہو سکتے ہیں۔

۵۔نتیجہ بحث

اسلامی اصول انسانیت کے لیے ابدی رہنمائی کا سرچشمہ ہیں۔ یہ اصول نہ صرف فرد کی اخلاقی و روحانی زندگی کو سنوارتے ہیں بلکہ ایک عادلانہ اور متوازن اجتماعی نظام کی بنیاد بھی فراہم کرتے ہیں۔ عصرِ حاضر میں جہاں معاشرتی ناہمواری، معاشی بدعنوانی، اخلاقی ابتری اور تہذیبی یلغار اپنے عروج پر ہیں، اسلامی اصول اپنی معنویت اور افادیت کے اعتبار سے پہلے سے کہیں زیادہ ناگزیر دکھائی دیتے ہیں۔

تحقیقی جائزہ یہ واضح کرتا ہے کہ اسلامی اصولوں کے اطلاق میں کئی رکاوٹیں حائل ہیں، جن میں سیکولر نظریات کی بالادستی، سودی مالیاتی ڈھانچہ، بین الاقوامی قوانین کا دباؤ، اجتہاد کا جمود، اور میڈیا کے ذریعے تہذیبی اثرات نمایاں ہیں۔تاہم ان چیلنجز کے باوجود اسلامی اصولوں میں وہ لچک اور ہمہ گیری پائی جاتی ہے جو انہیں ہر زمانے اور ہر معاشرتی و سائنسی تناظر میں قابلِ اطلاق بناتی ہے۔

لہٰذا یہ حقیقت تسلیم کرنا ہوگی کہ اسلامی اصول صرف ماضی کا سرمایہ نہیں بلکہ عصرِ حاضر اور مستقبل میں بھی ایک فلاحی، عادلانہ اور پرامن معاشرے کی ضمانت فراہم کر سکتے ہیں۔ شرط یہ ہے کہ ان اصولوں کو محض نظری سطح پر بیان کرنے کے بجائے عملی، ادارہ جاتی اور عصری تقاضوں کے مطابق نافذ کیا جائے۔ یہی امت مسلمہ کے لیے حقیقی نجات اور انسانیت کے لیے عدل و توازن پر مبنی عالمی نظام کی بنیاد بن سکتا ہے۔

۶۔سفارشات

عصرِ حاضر میں اسلامی اصولوں کے اطلاق کی اہمیت و ضرورت کا تحقیقی اور تجزیاتی مطالعہ کرنے کے بعد درج ذیل سفارشات تجویز کی گئی ہیں:

الف۔اجتہاد کے اداروں کا قیام:

عصرِ حاضر کے نئے سائنسی، قانونی اور معاشی مسائل کے حل کے لیے ایسے علمی و تحقیقی ادارے قائم کیے جائیں جہاں فقہاء، علماء اور ماہرینِ عصری علوم مشترکہ طور پر اجتہاد کریں۔اس طرح اسلام کے اصول جدید تقاضوں کے مطابق اطلاقی شکل اختیار کر سکیں گے۔

ب۔ تعلیمی اصلاحات:

نصابِ تعلیم میں اسلامی اخلاقیات اور جدید سائنسی علوم کو متوازن انداز میں شامل کیا جائے تاکہ نئی نسل جدید دنیا کی عملی ضروریات پوری کرنے کے ساتھ ساتھ اسلامی اقدار سے بھی وابستہ رہے۔

ج۔ اسلامی مالیاتی اداروں کی وسعت:

سودی نظام کے متبادل کے طور پر اسلامی بینکاری اور مالیات کے اداروں کو مزید وسعت دی جائے تاکہ مسلم معاشرے معاشی انصاف اور قرآن وسنت کے مطابق نظام اختیار کر سکیں۔

د۔ ڈیجیٹل اور ابلاغی ذرائع کا استعمال:

میڈیا اور جدید ٹیکنالوجی کو اسلامی تعلیمات کے فروغ کے لیے استعمال کیا جائے۔ اسلامی اصولوں کی وضاحت، تربیت اور آگاہی کے لیے آن لائن پلیٹ فارمز کو فعال بنایا جائے تاکہ نوجوان نسل کو براہِ راست صحیح رہنمائی میسر آئے۔

ر۔ بین الاقوامی مکالمہ:

اسلامی اصولوں کو صرف مسلم معاشروں تک محدود نہ رکھا جائے بلکہ عالمی سطح پر مکالمے اور کانفرنسوں کے ذریعے ان اصولوں کو عالمی فلاح وعدل کے طور پر پیش کیا جائے۔ اس عمل سے اسلام کی جامعیت اور ہمہ گیریت دنیا کے سامنے نمایاں ہوگی۔